Fikr-o-Nasar (Islamabad) vol. 2:3 (1964)

افکار

ہم نے پچھلے ماہ کے '' افکار '' میں مدیر '' صدق '' لکھنو ' کا ایک شذرہ نقل کیا تھا - جس میں مولانا محمد یوسف بنوری کے مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی میں تشریف لانے اور مرکزی ادارہ اور مولانا ممدوح کے مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں تعاون کے باہمی وعدوں کی خبر پر تبصرہ فرماتے ہوئے جناب مدیر '' صدق '' نے پیشینگوئی فرمائی تھی کہ

> '' توقعات کو بہت زیادہ قائم کرنا صحیح نہ ہوگا - جو ادارے قائم ہی مختلف بنیادوں پر ہوں ، ان کے درمیان تعاون بس ایک خاص ہی حد تک ہو سکتا ہے - اس سے زیادہ نہیں - ''

ہم حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی ادبی ولایت کے دلی معتقد ہیں اور اس عقیدت کو اپنے لئے وجہ نازش و دلیل خوش ذوقی سمجھتے ہیں - لیکن ہمیں اب ان کے روحانی تصرف پر بھی ایمان لانا ہی پڑیگا - کیونکہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۴ع کے '' صدق '' میں ان کی یہ پیشینگوئی شائع ہوئی اور چند روز بعد اگست ۱۹۶۴ع کے ماہنامہ '' بینات '' نے اس کے سچے ہونے کی ایک نہ دو بلکہ تین تین روشن دلیلیں فراہم کردیں -

(۱)

اگست کے '' بینات '' میں اس موقر دینی و علمی ماہنامہ کے سر پرست مولانا محمد یوسف بنوری نے ایک مقالہ تحریر فرمایا ہے ' جس کا عنوان ہے

« مرکزی ادارہٴ تحقیقات اسلامی میں کی ہوئی علامہ بنوری کی ایک تقریر کی تلخیص »
اس مقالے کی تمہید کے دو جملے ہمارے نزدیک خصوصی توجہ کے مستحق ہیں : —

(۱) اس مقالے کے تحریر فرمانے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مولانا ارشاد فرماتے ہیں :—

> پھر روزنامہ ڈان انگریزی میں اور ماہنامہ 'فکر و نظر' میں اس کا خلاصہ جس انداز سے پیش کیا گیا اس میں غلط فہمی کی گنجائش تھی ۔ کہ میں نے ادارے کے ساتھ غیر مشروط تعاون کا اظہار کیا ہے ۔ ادارے کے موجودہ طرز عمل سے میں مطمئن ہوں ۔ بلکہ ماہنامہ ''بینات'' کے خلاصے سے بھی کسی قدر غلط فہمی کا اندیشہ ہوسکتا ہے ۔ (ص ۱۶۱)

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ جناب مولانا نے ایک منتخب مجمع سے خطاب فرمایا ۔ اس خطاب کی روایت صرف کسی ایک فرد نے نہیں کی کہ یہ '' خبر واحد '' کہلاتی اور بعض '' منکرین روایت '' کے نزدیک لائق حجت نہ ہوتی ۔ بلکہ اس کو روایت کیا : (۱) انگریزی روز نامہ ڈان DAWN کے نامہ نگار خصوصی نے ۔ (۲) ماہنامہ '' فکر و نظر '' کے رکن ادارہ نے ۔ اور (۳) خود ماہنامہ '' بینات '' کے ادارے نے ۔ ان میں سے کوئی روایت ''مرسل'' '' منقطع '' یا '' موقوف '' نہیں ، بلکہ یہ تینوں '' متصل '' و '' مرفوع '' تھیں ۔ ہمارے ذخیرہٴ روایات میں '' ثلاثیات '' کا یعنی ان روایتوں کا درجہ بہت بلند ہے جن کے درمیان کے راوی صرف تین ہوں ۔ اور یہاں تو ان رواۃ ثلاثہ کی تینوں روایتیں بلا واسطہ ہیں ۔

اب رہے راوی تو شاید یہ کہا جائے کہ '' ڈان '' کا نامہ نگار خصوصی '' مجہول '' ہے اور شاید '' ضعیف '' بھی ہو ۔ اور '' فکر و نظر '' کے ارکان ادارہ؟ تو ان کا رسالہ '' بینات '' کے ہاتھوں '' مجروح '' ہونا تو ظاہر ہی ہے ۔ بالفرض یہ راوی '' ضعیف و مجروح '' ہوں ، تب بھی رسالہ '' بینات '' کی مجلس ادارت کے تمام ہی ارکان اس خطاب عمومی میں شاہد عینی و سماعی تھے ۔ ان راویوں کے '' ثقہ '' و '' صدوق '' و '' عدول '' ہونے میں تو شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ۔ اور ان کی روایتیں خود مولانا ممدوح کے قول کے مطابق روزنامہ '' ڈان '' اور ماہنامہ '' فکر و نظر '' کے راویوں کی موید ہیں ۔

غرض علم‌الروایت کی رو سے اس روایت کے "حسن" "صحیح" و "مشہور" بلکہ "متواتر" ہونے مین کوئی کلام نہیں ہوسکتا - اس پر مزید یہ کہ یہ روایت نہ صرف چند گھنٹے یا بدرجۂ آخر چند دن میں ضبط تحریر میں آ گئی تھی - بلکہ ٹیپ ریکارڈ بھی کرلی گئی تھی اور یہ وہ احتیاط ہے جس کا تصور بھی اب سے چند سال قبل نہیں کیا جاسکتا تھا - قصہ مختصر، علم‌الروایت کے اصول کے لحاظ سے حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کے خطاب کی ان تینوں روایتوں کے "حجت قطعیہ" ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا - لیکن اس کے باوجود حضرت مولانا کو ان روایتوں سے جن میں خود ان کے اپنے رسالہ "بینات" کی روایت بھی شامل ہے "غلط فہمی کا اندیشہ" ہوا - اوران تمام راویوں کی پیدا کردہ "غلط فہمی" کو (جس کا سلسلۂ دراز ہندوستان کے "صدق جدید" تک جا پہنچتا ہے) دور کرنے کے لئے انہیں یہ مقالہ تحریر فرمانا پڑا - تو ہم بہ صد ادب و احترام حضرت مولانا سے سوال کرنے کی جرائت کرینگے کہ کیا ہم اس چھوٹے سے واقعے سے یہ بڑا سبق نہیں حاصل کر سکتے کہ

واقعات و اقوال کی قطعی صحت‌بیان پر اعتماد کے
لئے روایت کے اصول تنہا ہرگز کافی نہیں ہیں

---

(۲) مولانا بنوری نے اس تمہید میں ڈاکٹر فضل‌الرحمان صاحب کے مقالہ "سنت و حدیث" کا ضمناً کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

> "جن انگریزی ماخذ سے اس کا تانا بانا لیا گیا ہے اتفاق سے ہمارے کتب‌خانہ میں عربی زبان میں وہ سارا ذخیرہ موجود ہے جس سے یہ اندازہ ہوا کہ ان نام‌نہاد تحقیقات میں مستشرقین کی تقلیدات ہی جلوہ گر ہیں -" (ص ۱۵۹)

ڈاکٹر فضل‌الرحمن صاحب کا "سنت و حدیث" پر مبسوط اور حشو و زوائد سے محفوظ مقالہ ہمارے اس ماہنامہ کی پانچ قسطوں میں شائع ہو چکا ہے - وہ ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے - جن میں عمیق، عمومی اور جامع بحثوں کے علاوہ تیس سے زائد احادیث پر تفصیلاً کلام کیا گیا ہے - ہم حضرت مولانا سے گذارش کرینگے کہ "جن انگریزی ماخذ سے اس کا تانا بانا لیا گیا ہے" ان کے تفصیلی حوالے پیش فرمائیں اور بتائیں کہ